بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلامی طریقے کے مطابق ذبح کرنے کی حکمتیں

تحریر: محمد رضوان سعید نعمانی

rizwansaeed609@gmail.com

رب کائنات نے انسانوں کے فائدے کے لیے بے شمار چیزوں کو وجود بخشا اور اپنی حکمت و مصلحت کے تحت انسان کے سفر اور خوراک کی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے جانوروں کو مسخر فرمایا، بعض کو خالصتاً سفر کے لیے خاص رکھا تو بعض کو بطور غذا اور خوراک اور کچھ کو دونوں ضروریات کی تکمیل کا سبب بنایا۔ جن جانوروں کا گوشت حلال قرار دیا گیا، ان کے حلال ہونے کو بھی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق ذبح کرنے کے ساتھ مشروط کیا گیا۔ ایک مسلمان کے لیے اتنی بات ہی کافی ہے کہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ذبح کے شرعی طریقے کے بغیر جانور کا گوشت حرام قرار دیا ہے، البتہ منہ شگافیوں کا بہتر جواب اس وقت تک ممکن نہیں جب تک جدید تحقیقات کے دلدادہ حضرات کو ان کے طے کردہ پیمانوں پر دلائل نہ دیے جائیں۔ اور ذبح کرنے کے احکام اور آداب کی تلقین نہ کی جائے۔ پہلے ہم احادیث کی روشنی میں ذبح کا شرعی طریقہ ذکر کرتے ہیں اور پھر اس پر منتج ہونے والی جدید تحقیقات:

(1) أَمْرِرِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ"(ابن ماجہ) یعنی کسی بھی تیز دھار آلے سے اللہ کا نام لے کر ذبح کرنا"

(2) " الذكاة في الحلق واللبة "(صحیح البخاری) یعنی چھری وغیرہ حلق اور سینے کے درمیان چلائی جائے۔

(3) "أن ابن عمر نهى عن النخع يقول يقطع ما دون العظم ثم يدع حتى تموت "(صحیح البخاری)"ولا تفری الأوداج، ثم تترك حتى تموت "(سنن ابی داود) یعنی ذبح کے وقت چھری نہ بالکل آہستہ چلائی جائے کہ صرف چمڑا کاٹ کے چھوڑ دیا جائے اور نہ اتنی جلد بازی کی جائے کہ چھری حرام مغز کو کاٹتے ہوئے گردن بھی تن سے جدا کر دے۔ بلکہ اعتدال سے کام لیتے ہوئے صرف چار رگیں کاٹی جائیں :(1) حلقوم (سانس کی نالی)(2) مری (کھانے کی نالی)(3،4) ودجان (گردن کے دونوں اطراف میں خون بہنے کی دو نالیاں)

(4) "لا تعجلوا الأنفس قبل أن تزهق "(عمدۃ القاری) یعنی مکمل روح نکلنے سے پہلے سر تن سے جدا نہ کیا جائے اور نہ ہی کھال اُتاری جائے۔

گوشت کے حصول کے لیے پوری دنیا میں جانوروں کو موت کے حوالے کیا جاتا ہے لیکن اختلاف صرف اس طریقہ کار سے کیا جاتا ہے جو کہ خالق و مالک کا طے کردہ ہے۔ اس شرعی اور اسلامی طریقے کو ہم مختلف احادیث کی روشنی میں ذکر کر چکے ہیں۔ اب اس پر منتج ہونے والی جدید تحقیقات کا ذکر کرتے ہیں۔ جدید تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ اسلامی ذبح کا طریقہ ہی ہر اعتبار سے افضل اور بہتر ہے۔ ذیل میں اس کی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

جانور کو تکبیر پڑھ کر ذبح کرنے کے بہت زیادہ فوائد ہیں۔ سوریا میں طب کے ماہرین کی تیس رکنی کمیٹی نے تین سال تک اس پر تحقیق کی۔ ایک ہی طریقے سے جانوروں کو ذبح کیا گیا بعض پر تکبیر کہی گئی اور بعض بغیر تکبیر کے ذبح کیے گئے۔ اس کمیٹی کے نگران اعلی ڈاکٹر خالد حلاوۃ کے بقول: لیبارٹری ٹیسٹ سے یہ بات سامنے آئی کہ تسمیہ و تکبیر پڑھ کر ذبح کیے گئے جانوروں کے گوشت کے ٹشوز ہر قسم کے جراثیم سے پاک اور خون سے بالکل خالی گلابی رنگ کے انتہائی دلکش تھے جبکہ بغیر تکبیر کے ذبح کیے گئے جانوروں کے ٹشوز جراثیم کی آماجگاہ اور خون سے بھرے ہوئے نیلے مائل بسیاہی (Dark blue) تھے۔

غیر اسلامی طریقے سے جانور کی روح نکالنا خواہ وہ بجلی کے جھٹکے سے ہو، پستول کے فائر سے یا بے ہوش کرنے والی زہریلی گیسوں سے ہو یا اچانک سر جسم سے علیحدہ کرنے سے، جانور کے لیے انتہائی اذیت کا باعث ہے جبکہ انسانوں کے لیے بھی اس کے گوشت کا استعمال خطرناک بیماریوں کا موجب ہے۔ اس صورت میں جانور کی ہلاکت چوٹ لگنے یا شریانوں پر دباؤ پڑنے سے ہوتی ہے جس کی وجہ سے عصبات اور احساسات کا نظام شدید طور پر متاثر ہوتا ہے (Neuromuscular and sensory) اور خون کے بہاؤ کے لیے مناسب راستہ نہ ہونے کی وجہ سے خون دماغ، انتڑیوں اور پٹھوں سے بہہ کر گوشت کے ٹشوز میں سرایت کر جاتا ہے اور جانور کی رگوں (Veins) پر موجود جھلی (membrane) جو جراثیم کے گوشت میں سرایت کرنے سے مانع ہوتی ہے اپنی دفاعی قوت میں کمزور پڑ جاتی ہے، اس طرح آنتوں میں موجود غلاظت اور زہریلے جراثیم جو انسانی صحت کے لیے انتہائی مضر ہیں گوشت میں بآسانی سرایت کر جاتے ہیں۔ اس طریقے سے جانور کی روح نکالنے کے فوراً بعد اس کے گوشت کا استعمال ناممکن ہے، اسی لیے اہل یورپ جانور کے گوشت کو کم از کم چوبیس گھنٹے تک سرد خانے میں رکھتے ہیں تاکہ ممکنہ حد تک وہ جراثیم سے پاک ہو جائے لیکن جدید سائنسی تحقیقات سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو چکی ہے کہ خون جراثیم (Bacteria) کی افزائش کا بہترین محل ہے۔ جب تک خون جانور میں رہے گا تب تک جراثیم بڑھتے رہیں گے اور ایسے جانور کا گوشت آگ پر پکنے کے بعد بھی جراثیم سے پاک نہیں ہوتا۔ آپ ﷺ نے چودہ سو سال پہلے ہی دم مسفوح (بوقت ذبح بہنے والے خون) کو اور مردار جانور کے گوشت کو استعمال کرنے سے منع فرما دیا تھا، جبکہ جدید سائنس آج اس حقیقت تک پہنچی ہے کہ خون میں مضر صحت جراثیم پائے جاتے ہیں۔

ڈاکٹر عادل محیو (Dr. Adel Mahio) کی ریسرچ کے مطابق خون کو نارمل درجہ حرارت میں تین سے چار گھنٹے تک رکھا جائے تو وہ خراب ہو جاتا ہے۔ اور غیر اسلامی طریقے پر ذبح کرنے کی صورت میں خون شریانوں اور عضلات میں (جہاں آکسیجن کا نام ونشان نہیں) بند ہوتا ہے جس کے نتیجے میں گوشت بھی بہت جلد خراب ہو کر ناقابل استعمال ہو جاتا ہے۔

ڈاکٹر جون ہانفر لارسن (Dr. John Hannover great scholar in the slaughter Larsen) کے بقول: ذبح کا اسلامی طریقہ جانور کی جان لینے کا سب سے آسان اور راحت بخش ذریعہ ہے کہ جانور کو چند سیکنڈ تکلیف ہوتی ہے اور فوائد بے شمار ہیں کہ گوشت صحت افزاء ہوتا ہے۔ اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ گردن میں موجود سانس اور خون کی رگیں کٹنے سے خون دماغ تک نہیں پہنچ پاتا، یوں اعصاب کا دماغ سے تعلق منقطع ہو جاتا ہے اور جانور اپنا ہوش کھو جانے کے باعث کسی قسم کی تکلیف سے دوچار نہیں ہوتا، لیکن ذبح کرنے کے اسلامی طریقے میں نخاع (Marrow) کے نہ کٹنے سے اعصابی نظام (Nervous system) کا پورے جسم سے تعلق قائم رہتا ہے، اس صورت حال میں دماغ شدت سے خون کی ضرورت محسوس کر رہا ہوتا ہے، لہذا اعصابی نظام اپنے حصے کا کام کرتے ہوئے دل، عضلات، انتڑیوں اور جانور کے جسم میں موجود تمام خلیوں کو دماغ تک خون پہنچانے کا حکم دیتا ہے، جس کے نتیجے میں ایک حادثاتی تحریک (Spastic movements) وجود میں آتی ہے اور یہ تحریک مذکورہ بالا اعضا میں موجود خون کو نچوڑ کر دل میں منتقل کر دیتی ہے اور دل اپنی عام حالت سے کئی گناہ زیادہ خون دماغ کی طرف منتقل کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اس طرح عصبی نظام سے خون مسلسل دل کی طرف منتقل ہوتا ہے اور پھر دل سے دماغ کی طرف لیکن خون کی رگوں کا دماغ سے تعلق منقطع ہو جانے کی وجہ سے وہ خون دماغ کی طرف جانے کی بجائے نہایت تیز رفتاری سے جسم سے باہر نکل جاتا ہے۔

جرمنی کی ایک یونیورسٹی " University Hanover کے پروفیسر Schultz اور ان کے رفیق کار ڈاکٹر Hazem نے عملی تجربے سے ثابت کیا کہ ذبح کا اسلامی طریقہ انتہائی رحمدلانہ اور سب سے اچھا ہے، کیونکہ اس میں جانور کو کم سے کم تکلیف ہوتی ہے۔ اس کے برعکس "کیپٹو بولٹ اسٹننگ (Captive Bolt Stunning) " سے جانور کو بہت زیادہ اذیت پہنچتی ہے۔

یورپی ممالک میں بعض نام نہاد تنظیمیں(Animal Care Association) اس طریقے پر اعتراض کرتی ہیں۔ مسلمانوں کے تہوار "عیدالاضحیٰ" کے موقع پر جانوروں کے کٹنے کی تصاویر لے کر اسلام اور اہل اسلام کے خلاف خوب پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے، حالانکہ رحمۃ اللعالمین حضرت محمد ﷺ کے تلقین کردہ اس طریقے میں صرف جانور کے لیے ہی سہولت نہیں بلکہ یہ انسانی صحت کا بھی ضامن ہے۔